حضرت جبرئیلؑ نے کہا : اللہ کے خزانہ علمی میں تمہاری خلقت سے چار ہزار سال قبل یہ حضرات خلق ہو چکے ہیں ۔ ۱؎

۱؎ کشف الغمہ ج ۱ ـــــــ ص ۴۵۶

فصل (۷)

حضرت فاطمہ زہراءؑ

تمام

خلائق

ملائک

حتیٰ

انبیاء

اور

مرسلین

سے

بھی

افضل

ہیں

زید بن موسی کہتے ہیں کہ امام موسی بن جعفرؑ نے ہم سے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد امام جعفرؑ انہوں نے امام محمد باقرؑ سے۔ انہوں نے اپنے چچا زید بن علی سے انہوں نے اپنے والد امام حسینؑ سے اور انہوں نے ام کلثوم و زینب بنت علیؑ سے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

"ان فاطمة خلقت حورية في صورة انسية"

کہ حضرت فاطمہ کی خلقت میں انسانی صورت میں حور کا جلوہ ہے" [1]

---

[1] یہ حدیث پہلے بھی بیان ہوئی ہے۔

حضرت فاطمہ زہراؑ
انبیاء الٰہی سے بھی افضل ہیں

حضرت فاطمہ زہراؑ اصل میں صاحب لولاک کی شہاورات ہیں۔ زمین کا فرش انھیں کی خاطر بچھایا گیا ہے۔ اور آسمان کا سائبان بھی انھیں کے لیے ہے عرش و کرسی و لوح و قلم عقل و ملک سب انھیں کے لیے خلق کیے گئے ہیں۔ وہ حضرت خاتم الانبیاء افضل المرسلین کا جزء ہیں۔ رسالت کا ٹکڑا ہیں۔ بضعت الرسولؐ ہیں بہجت قلب رسول عالمیان ہیں۔ تمام انبیاء اس گھر کے مجاور اور ملائکہ خدام ہیں۔ یہ اللہ کے خاص الخاص اولیاء دوست اور بندے ہیں۔ فاطمہ زہراؑ بھی اپنے پروردگار کی کنیز ہیں۔ اور خالق کی کنیزی ان کا سرمایہ ہے۔ ہر نبیؑ معصوم ہوتا ہے اور غیر معصوم سے افضل ہوتا ہے۔ جتنے بھی جنات اور انسان ہیں۔ اللہ کا ہر نبی غیر معصوم افراد بشر سے افضل ہوتا ہے یعنی اگر کوئی انسان ہے تو

حضرت فاطمہ زہراؑ انبیاء الٰہی سے بھی افضل ہیں

حضرت فاطمہ زہراؑ اصل میں صاحب لولاک کی شہادرات ہیں۔ زمین کا فرش انھیں کی خاطر بچھایا گیا ہے۔ اور آسمان کا سائبان بھی انھیں کے لیے ہے عرش و کرسی و لوح و قلم عقل و فلک سب انھیں کے لیے خلق کیئے گئے ہیں۔ وہ حضرت خاتم الانبیاء افضل المرسلین کا جزو ہیں۔ رسالت کا ٹکڑا ہیں۔ بضعت الرسولؐ ہیں بہجت قلب رسول عالمیان ہیں۔ تمام انبیاء اس گھر کے مجاور اور ملائکہ خدام ہیں۔ یہ اللہ کے خاص الخاص اولیاء دوست اور بندے ہیں۔ فاطمہ زہراؑ بھی اپنے پروردگار کی کنیز ہیں۔ اور خالق کی کنیزی ان کا سرمایہ ہے۔ ہر نبیؑ معصوم ہوتا ہے اور غیر معصوم سے افضل ہوتا ہے۔ جتنے بھی جنات اور انسان ہیں۔ اللہ کا ہر نبیؑ غیر معصوم افراد بشر سے افضل ہوتا ہے یعنی اگر کوئی انسان ہے تو

اس کو انبیاء الٰہی کی اطاعت کرنا ہے اور تمام انسان باب نبوت پر۔ دروازۂ نبوت پر سر تعظیم جھکائے ہیں۔ اور فاطمہ کے دروازہ پر۔ سیّدہ کے آستانہ پر تمام انبیاء آکر سلام کرتے ہیں اور اس گھر کی مجاوری میں اپنی نبوت کا کمال اور شرط جانتے ہیں۔ تاریخ کہتی ہے کہ حضرت خاتم الانبیاءؐ دروازہ فاطمہ پر سلام کیا کرتے تھے اور جتنے بھی انبیاء الٰہی ہیں۔ وہ سب حضرت محمد مصطفےٰؐ کی نبوت کا مقدمہ ہیں۔ یعنی آدمؑ سے لے کر حضرت ختمی مرتبتؐ تک جتنے بھی نبی اور رسولؑ آئے۔ وہ سب حضرت خاتم الانبیاءؐ کی نبوت کے لیے راہ ہموار کرنے کے لیے آئے تھے۔ اور حضور سرور دو عالمؐ کی رسالت کا اعلان کرنے کے لیے آئے تھے۔

پس ختمی مرتبتؐ اور ان کے وصی برحق علی مرتضیٰؑ کے سوائے فاطمہ زہراؑ ہر نبی اور رسول سے افضل ہیں۔

اس مدعا پر قرآنی آیتیں گواہی دیتی ہیں اور احادیث اس عقیدہ کی تائید کرتی ہیں۔

قرآن مجید کی وہ آیتیں جو حضرت محمد مصطفےٰؐ کو افضل المرسلین اور سید الانبیاء بیان کرتی ہیں۔ وہی آیتیں حضرت علی مرتضیٰؑ اور فاطمہ زہرا کو افضل المرسلین اور سید الانبیاء کا وارث اعلان کرتی ہیں۔ بی بی فاطمہ زہراؑ کی شان العظمت کدہ۔ حضرت جبرئیلؑ ان کے بچوں کا گہوارہ جھلاتے ہیں اور کبھی سیدہ کی چکّی چلاتے ہیں۔ سبحان اللہ بڑی شان والی بی بی ہیں۔ سیدہ۔ اللہ تعالےٰ نے پنجتن پاک کو ایک ہی نور سے خلق کیا ہے اور فضیلت کے ایک ہی چشمہ سے انھیں

سیراب کیا ہے ان کی شان میں آیت تطہیر کا نزول ہوا۔ اللہ تعالےٰ
نے ان کی عصمت اور طہارت کی قرآن مجید میں گواہی دی ہے۔
اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میری کنیز فاطمہؑ میں کسی طرح کا کوئی عیب
نقص اور کمی نہیں ہے۔ وہ کمال اور عین کمال کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز
ہیں۔

انبیاء الٰہی بھی معصوم ہیں اور فاطمہ بھی معصومہ ہیں۔ یہاں فرق
ہے۔ اور بہت بڑا فرق ہے۔ نبی بیشک معصوم ہے۔ لیکن وہ کسی
غیر نبیؑ کو معصوم نہیں بنا سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ
فاطمہ عین طہارت ہیں۔ عین عصمت ہیں۔ "تطہیرا" کا مقصد ہیں
فاطمہؑ، یعنی فاطمہ عصمت مطلقہ ہیں۔ طہارت۔ مطلقہ ہیں۔ یہاں کسی
طرح کا عیب اور نقص نہیں ہے اور اس گھر سے جو بھی وابستہ ہوجائے
باکمال ہوجائے۔ باشرف ہوجائے۔ بافضل ہوجائے۔ ابوذر ہوجائے
سلمان ہوجائے۔ مقداد ہوجائے۔ عمار ہوجائے۔ اور کیا عرض کروں۔
فاطمہ معدن عصمت وطہارت ہیں۔ جو فاطمہ کی آغوش میں پرورش
پاجائے وہ حسن ہوجائے، حسین ہوجائے۔ اور جو فاطمہ کی کنیز بن جائے
تو وہ فضہ ہوجائے۔ اور قرآن اس کی تعریف کرے۔ اس کی شان
میں قرآن کی آیتیں اترنے لگیں۔ فضہ اس کنیز فاطمہ کا نام ہے کہ
سورہ "ہل اتیٰ" میں جس کی تعریف کی گئی ہے۔

انبیاء الٰہی کی عصمت کا وہ درجہ اور مرتبہ نہیں ہے۔ اگر
آدم علیہ السلام۔ اسم فاطمہؑ کی تسبیح نہ پڑھتے تو توبہ بھی قبول نہ ہوتی
وہی مودت اور محبت فاطمہؑ کا جذبہ تھا کہ جس نے حضرت ابراہیمؑ

کو خلیل خدا بنا دیا اور محبت فاطمہ کا اثر تھا کہ جس نے نار نمرودی کو
گل گلزار بنا دیا۔ فاطمہ ابراہیمی سلسلہ کے گیارہ اماموں کی ماں ہیں
اور پہلے کی زوجہ ہیں۔ ان گیارہ اور ایک بارہ اماموں کی وہ
مبارک جماعت ہے کہ جس میں شامل ہونے کی ہر نبیؑ نے آرزو کی
ہے۔ خواہش کی ہے۔ یہ صالحین کی جماعت ہے۔ بس فرق معلوم ہوا
ایک نبیؑ کی آرزو اور خواہش ہوتی ہے کہ صالحین کی جماعت میں داخل
ہوجائے۔ اور سیدہ فاطمہؑ آئمہ صالحینؑ کی والدہ ہیں اور امام المتقین کی
ہمسر ہیں۔ بی بی ہیں شریک حیات ہیں۔

علامہ مجلسی نے بحار میں ایک حدیث بیان کی ہے اور وہ یہ
کہ حضرت فاطمہ زہراءؑ کی محبت اور معرفت کے معیار پر ہی تمام گذشتہ
وابستہ۔ حال اور آئندہ کی امتوں کا معاملہ طے ہوگا۔ یہ بی بی کائنات
کی مالکہ ہے۔ اس کے ایک اشارہ پر جنت کی جاگیریں ملتی ہیں۔
علامہ مجلسی (رہ) کہتے ہیں "حدیث شریف یہ ہے۔ حضرت
رسولؐ خدا نے فرمایا۔

فاطمہ: "الصدیقة الکبریٰ وعلی معرفتها دارت القرون الاولیٰ" [1]

"فاطمہ صدیقہ کبریٰ ہیں ان کی معرفت پر تمام صدیوں اور قرنوں کا
حساب ہے۔"

محقق ابوالحسن النجفی اپنی کتاب "ملتقی البحرین" میں کہتے ہیں
قرون سے مراد تمام انبیاء و اوصیاء اور ان کی امتیں ہیں اور

خاتم الانبیاء کی امت کا دار و مدار بھی حضرت فاطمہ زہرا کی معرفت اور محبت پر ہے۔

اللہ تعالےٰ نے جس نبیؑ اور وصی کو بھی مبعوث کیا ہے اس سے پہلے فاطمہؑ کی ولایت۔ مودت اور محبت کا اقرار لیا ہے۔

سید ہاشم بحرانی اپنی کتاب "مدینۃ المعاجز" میں بیان کرتے ہیں کہ کسی بھی نبی اور پیغمبرؑ کی نبوت اور رسالت اس وقت تک مکمل نہیں ہوئی تھی کہ جب تک وہ حضرت فاطمہ زہرا کی مودت اور محبت اور افضلیت کا اقرار نہیں کرتے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ حضرت امام محمد باقرؑ سے حدیث بیان کرتے ہیں: فرمایا

"فاطمہؑ کو زہرا اس لیے کہتے ہیں:

"لانّ اللہ عزوجل خلقها من عظمتہ" اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فاطمہ زہرا اپنی عظمت اور جلالت سے خلق کیا ہے۔ اور انھیں کے نور سے آسمانوں اور زمین میں نور پھیلا ہے۔ اس نور کی فراوانی کے سامنے ملائکہ کی آنکھیں ماند پڑ گئیں۔ اور وہ اللہ کے حضور میں بسجدہ ریز ہو گئے اور فریاد کی اے ہمارے پروردگار یہ نور کس ہستی کا ہے؟ اللہ تعالےٰ نے انھیں وحی کی اور فرمایا یہ نور میرا نور ہے۔ میں نے اپنے آسمانوں میں اس نور کو رکھا ہے۔ اور اپنی عظمت سے اس کو خلق کیا ہے اور اپنے انبیاء میں سے ایک نبیؐ کے صلب سے اس کو ظاہر کیا ہے اور وہ نبی افضل الانبیاءؐ ہے۔ اور اس نور سے ان اماموں کا ظہور ہوگا کہ جو میرے امر پر عمل کرتے ہیں اور میرے

حق کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں ان کی ہدایت کرتے ہیں۔ میں نے انھیں روئے زمین پر اپنا وصی اور خلیفہ قرار دیا ہے۔ جب وحی کا نزول منقطع ہو جائے گا تو یہ مخلوق خدا کے صراط مستقیم پر چلائیں گے۔

علامہ مجلسی اپنی کتاب "مراۃ العقول"[1] میں بیان کرتے ہیں۔ کہ محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں آئمہ معصومین کی صفات اور احوال کی معرفت کے بارے میں بحث چھڑ گئی۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد بن سنان۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے اپنی بزم وحدانیت میں یکتا و یگانہ ہے وہ ہمیشہ سے واحد ہے احد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس نے اپنے نور سے حضرت محمدؐ و علی و فاطمہ اور حسن و حسینؑ کو خلق کیا اور ایک ہزار دھور گزر گئے۔

اور اس کے بعد دوسرے موجودات کو لباس ہستی عطا فرمایا۔ اور تمام مخلوقات سے ان کی ولایت کا عہد اور میثاق لیا۔ اور ان مخلوقات کے تمام امور حضرات پنجتن پاک کے سپرد کئے۔ اب وہی اللہ کی طرف سے حلال و حرام کے معین کرنے والے ہیں۔ وہ جو چاہیں اپنی مرضی سے حلال قرار دیں اور جس چیز کو چاہیں حرام کردیں وہ جو چاہتے ہیں وہی مشیت الٰہی کا اقتضاء ہوتا ہے۔

۱۔ مرآت العقول ج ۵ ——— ص ۱۹۰

حضرت امام علی نقیؑ نے فرمایا: یہی دین ہے کہ جو صدیوں سے چلا آرہا ہے۔

جس نے بھی اس دین پر عمل کیا اور اس کی پابندی کی وہ حق پا گیا۔

"اے محمد بن سنان بس اسی دین کو اختیار کئے رہو"

علامہ مجلسی (رہ) نے حضرت امام محمد باقرؑ سے حدیث بیان کی ہے: فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ حضرت امیرالمومنین علیؑ کو خلق نہ کرتا تو بی بی فاطمہ زہراؑ کا زمین پر کوئی کفو اور ہمسر نہیں تھا۔ [۱]

حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا:

"لولم تخلق اللہ علی بن ابی طالب ما کان لفاطمۃ کفو" [۲]

اللہ تعالیٰ اگر علی بن ابی طالبؑ کو خلق نہ کرتا تو حضرت فاطمہ زہرا کا کفو اور ہمسر نہیں تھا"

"ایک دوسری حدیث"

"لولاک لما کان لہا کفو علی وجہ الارض"

اے علی اگر تم نہ ہوتے تو پھر روے زمین پر حضرت فاطمہ زہرا کا کوئی کفو اور ہمسر نہیں تھا۔ [۳]

حضرت محمد باقرؑ فرماتے ہیں۔

"اگر حضرت امیرالمومنین علیؑ کے ساتھ بی بی فاطمہ زہراؑ کی

---

۱ بحار ج ۴۳ ــــــ ص ۱۰۷

۲ بحار ج ۴۳ ــــــ ص ۱۰۷

۳ البحار ج ۴۳ ــــــ ص ۱۰-۱۱

شادی نہ ہوتی تو پھر روئے زمین پر قیامت تک کوئی مرد ان کا کوئی ہمسر اور کفو نہیں تھا۔ [۱]

علامہ مجلسی کہتے ہیں: یہ حدیث اعلان کرتی ہے کہ حضرت علیؑ اور فاطمہ زہراؑ سے ماسوائے خاتم الانبیاء روئے زمین اور آسمانوں میں کوئی افضل نہیں ہے۔ [۲]

علامہ طبرسی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

"حضرت فاطمہ زہراؑ کی تمام جنات و انسانوں، پرندگان اور حیوانات حتیٰ انبیاءؑ اور ملائکہ پر اطاعت واجب ہے۔ [۳]

علامہ اربلی (رہ) کہتے ہیں: کہ افراد بشر کی طبیعت میں ہے کہ وہ موت سے ڈرتے ہیں اور اس سے فرار کرتے ہیں۔ کیوں کہ اس لیے کہ وہ حیات اور زندگی سے محبت کرتے ہیں وہ زندہ رہنا چاہتے ہیں اور موت ان کی چاہت اور خواہش حیات کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ انبیاء الٰہی کا گرچہ بلند مقام اور عالی شان مرتبہ اور منزلت ہے۔ انھیں حیات سے پیار اور موت سے کراہت رہی ہے۔ وہ بھی زندگی سے الفت اور اس میں رغبت رکھتے اور موت کو مکروہ سمجھتے تھے اور ہر ذی حیات کی طرح وہ بھی اپنی موت سے

---

۱ بحار ج ۴۳ ــــــ ص ۱۰۷

۲ البحار ج ۴۳ ــــــ ص ۱۰-۱۱

۳ دلائل الامامۃ ــــــ ص ۲۸

بچنے کی تدبیر کیا کرتے تھے۔ حضرت آدمؑ کی لمبی عمر تھی۔ وہ ایک طویل عرصہ تک زندہ رہے اور ان کی دعا یہی تھی کہ اور زندگی عطا کی جائے۔

حضرت آدمؑ کے سامنے ان کی اولاد اور ذریت کو پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اپنی عمر سے چالیس سال ہبہ کر دیے۔ جب ان کی زندگی کا آخری لمحہ آگیا اور وقت پورا ہو گیا تو حضرت ملک الموتؑ آگئے۔

حضرت آدمؑ ملک الموتؑ کو دیکھتے ہی پریشان ہو گئے۔ اور ان کی آمد کو پسند نہیں کیا اور آہ وزاری کرنے لگے اور فرمایا آپ چالیس سال پہلے ہی آگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو میری عمر کی مدت بتا دی ہے اور ابھی چالیس سال مجھ کو اور زندہ رہنا ہے۔

حضرت ملک الموتؑ نے فرمایا: اے ابوالبشر آپ اپنے بیٹے داؤد کو اپنی عمر کے چالیس سال ہبہ کر چکے ہیں۔ اور اب وہ چالیس سال آپ کی عمر میں کم ہو گئے۔ تو فوراً اپنے قول سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ نہیں میں اپنی عمر کا ایک روز بھی کسی کو نہیں دوں گا۔ اور جو میری عمر ہے۔ میں اس کو پورا کروں گا۔ اور ملک الموتؑ تم یہاں وقت سے پہلے آگئے ہو۔ اس لیے مہربانی فرما کر جلد تشریف لے جائیں۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

"فجحد فجحدت ذریتہ"

حضرت آدمؑ نے موت سے انکار کیا اور ان کی اولاد بھی مرنے سے فرار کرتی ہے اور موت سے کراہت اور انکار کرتی ہے۔

حضرت نوحؑ کی تمام انبیاءؑ میں طولانی عمر تھی اللہ تعالےٰ نے آگاہ فرما دیا تھا کہ آپ ساڑھے نو سو سال زندہ رہیں گے۔ اور جب حضرت نوحؑ کی آخری گھڑی قریب آگئی تو ان سے پوچھا گیا کہ یہ دنیا کیسی تھی۔

تو کہا بالکل اس طرح کہ جیسے ایک گھر میں دو دروازے ہوں ایک دروازہ سے اس میں داخل ہوا اور دوسرے دروازہ سے باہر آگیا۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت نوحؑ ابھی موت کا استقبال کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اور وہ مزید زندگی اور زندہ رہنا چاہتے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ ان کی موت کا انہیں علم ہو اور بغیر انھیں بتائے حضرت ملک الموتؑ ان کی روح قبض کرنے کے لیے نہ آئیں۔ اور جب ان کے دن پورے ہو گئے۔ ملک الموتؑ کے آنے کی گھڑی آگئی تو وہ گھر سے دور جانے لگے تو راستہ میں ایک فرشتہ کو دیکھا کہ جو ایک بہت ہی زیادہ بوڑھے آدمی کی صورت میں ہے وہ چل بھی نہیں سکتا اور بڑھاپے سے عقل میں بھی فتور پیدا ہو گیا ہے اور اس کے دہن کا لعاب اس کی داڑھی پر آرہا ہے۔ اور کھانا اور پانی بھی اپنی راہ سے باہر نکل جاتا ہیں اور اس کو کسی چیز اختیار نہیں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اس سے دریافت کیا اے شیخ تمہاری عمر کتنی ہے۔ اس فرشتہ نے حضرت ابراہیمؑ کی عمر سے ایک سال زیادہ اپنی عمر بتائی۔ اب یہاں

سے وہ واپس پلٹے۔ اور کہا میں ایک سال کے بعد اس بوڑھے شخص کے مانند ہو جاؤں گا۔ اب اس کے بعد خلیل خدا نے موت کی دعا کی ہے۔

حضرت موسیٰؑ کی جب موت کی گھڑی آگئی اور حضرت ملک الموتؑ تشریف لائے تو ناراض ہو گئے۔ اور عرض کیا اے پروردگار تو نے اپنا فرشتہ موت میری طرف بھیجا کہ میری روح قبض کرے اور میں تیرا وہ بندہ ہوں کہ جو موت کو پسند نہیں کرتا۔ اے میرے پروردگار مجھ کو ابھی نہیں مرنا ہے۔ میں تیرے ان انبیاء اور رسولوں میں سے ہوں کہ جن کا فضل و شرف تو جانتا ہے۔ تیری بارگاہ میں میرا مرتبہ ہے۔ ایک مقام ہے۔ آخرت میں بھی ہماری بات ہے۔ عزت ہے۔ احترام ہے اور جتنے بھی نبی آئے اور تیرے رسولؑ آئے وہ سب ہی انسان تھے۔ بشر تھے۔ اور بشری طبیعت حیات چاہتی ہے زندہ رہنا چاہتی ہے۔ ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ میں تیرا دوست ہوں اور کوئی دوست اپنے دوست کی موت نہیں چاہتا۔

اور حضرت فاطمہ زہرا ابھی شیر خوار ہیں اور حدیث بیان کرتی ہیں۔ وہ محدثہ ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ شوہر کو ان کی مدد اور حمایت درکار ہے۔ انھیں دنیا سے کوئی چاہت نہیں ہے حاجت نہیں ہے۔ عشق نہیں۔ علاقہ نہیں۔ اور ان کی زندگی کا اٹھارہواں سال ہے۔ ان کے بابا جانؐ نے انھیں خبر دیدی ہے کہ وہ بہت جلد اپنے پدر بزرگوارؐ کی خدمت میں پہونچ جائیں گی لوگوں نے اس طرح ان کے بابا جان کی رحلت کا پرسہ دیا کہ اب وہ

دنیا سے بیزار ہو گئی ہیں۔ اپنے کمسن بچوں کا فراق، شوہر کے فراق اور عزیزوں سے جدائی پر صبر کرتی ہیں۔ موت میں راحت کا احساس کرتی ہیں۔ موت سے الفت اور رغبت کرتی ہیں۔ اور فرشتہ موتؑ کا انتظار کرتی ہیں اور ملک الموتؑ کا استقبال کرتی ہیں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ ایک عظیم بات ہے۔ زبان اس کو بیان کرنے سے عاجز ہے۔ قلم اس کو لکھنے سے ناتوان ہے۔ اور ذہن سمجھنے سے قاصر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اہل بیتؑ کو ان اوصاف سے آراستہ کیا ہے اور علم لدنی سے انھیں نوازا ہے اور تمام کائنات پر ان کی حکمرانی برقرار فرمائی ہے انھیں ہر قسم کے معجزات سے مخصوص کر دیا۔ کرامتوں کو ان کے گھر کا طواف کرنے پر مامور کیا۔ ان کے اوصاف بس وہی بیان کرنا ہے۔ اور ہم صرف وہ کہتے ہیں کہ جو اس نے اپنی کتاب میں بیان کئے یا اس کے رسولؐ نے اپنی مسجد میں بیان کئے ہیں۔

پس اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے رہا ہے۔ اور اس نے کس کو رسول اور وارث رسولؐ بنایا ہے۔[1]

محدث حاج محمد علی انصاری (رہ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا، سیدہ نساء عالمین ہیں معدن عصمت و طہارت ہیں۔ ان کے فضائل اور کمالات کی شان

---

[1] کشف الغمہ ج ۱ ـــــ ص ۳۵۵

"سبحان اللہ۔ وہ آسمانوں کی مخلوقات کی سیدہؑ
ہیں۔ وہ انبیاء کا افتخار ہیں۔ وہ اللہ کی ولیہ ہیں۔
اور اس کے اولیاء کی ماں ہیں۔ خدا کی رحمت انھیں
کا اشارہ دیکھتی ہے اور برستی ہے۔ درود وسلام
ہو ان پر۔ صلوات وسلام ہو ان پر۔ وہ لاریب
اشرف الانبیاء، افضل المرسلینؐ ہیں۔

ان کے فضل و شرف اور بلند مرتبہ میں شک
کرنے والے کافر ہیں۔ منافق ہیں۔" [1]

---

[1] کشف الغمہ ج ۱ ص ۳۵۵
اللمعۃ ابیضاء فی شرح خطبۃ الزہراءؑ

فصل (۸)

حضرت فاطمہ زہراؑ

سیدہ

نساء

العالمین

ہیں

حضرت فاطمہ زہرا سیدہ نساء عالمین ہیں۔

ابن ابی الحدید کہتے ہیں:

حضرت رسولِ خدا فاطمہ زہراؑ سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اور حضور نبی کریمؐ کا فاطمہ زہراؑ سے عشق، فاطمہ زہراؑ میں رسول کا عشق، زیادہ سے زیادہ بڑھاتا تھا۔ رسولؐ اپنی بیٹی سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اور فاطمہ زہراؑ اپنے بابا جانؐ سے زیادہ عشق کرتی تھیں۔

حضرت رسولِ خدا فاطمہ زہراؑ کا بہت زیادہ احترام اور اکرام کیا کرتے تھے۔ اور افراد بشر اس احترام کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ یقیناً حضرت رسولِ خدا فاطمہ زہراؑ کا جو احترام کرتے تھے۔ اور وہ محبت کہ جو فاطمہؑ کی ذات سے رسولِ خدا کو تھی۔ وہ والدین کی اولاد سے محبت کے دائرہ میں نہیں ہے۔

حضور اکرمؐ نے خاص و عام کے مجمع میں نہ ایک مرتبہ۔ دو مرتبہ۔ تین مرتبہ۔ بلکہ مکرر اور ہمیشہ فرمایا ہے۔

"اِنّھا سیّدۃ نساء العالمین و اِنّھا عدیلۃ مریم بنت عمران و انّھا اذا مرّت فی الموقف نادی منادی من جھۃ العرش: یا اھل الموقف غضّوا ابصارکم لتعبر فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ" [1]

اے لوگو! یہ فاطمہ زہراؑ سیدہ نساء عالمین ہیں یہ عدیلہ مریم بنت عمران ہیں۔

جب قیامت میں موقف سے ان کا گزر ہوگا۔ عرش کی سمت سے ایک منادی کی یہ آواز آئے گی۔ اے اہل موقف اپنی آنکھوں کو موند لو۔ تاکہ حضرت فاطمہ زہراؑ کا یہاں سے گزر ہو جائے۔

ابن الحدید کہتے ہیں کہ یہ صحیح حدیث ہے۔

شہاب الدین آلوسی کہتے ہیں:

ابن عباس حضرت رسولؐ خدا کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

حضور سرور دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اس عالم سے چار عورتوں کو منتخب کیا ہے۔ "مریم بنت عمران، و آسیہ بنت مزاحم و خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ" اور فاطمہ ان سب سے افضل ہیں۔ فاطمہ زہراؑ کا فضل علم میں بھی ہے اور فاطمہ کا فضل و شرف ہر لحاظ سے ہے۔ حضرت فاطمہ زہراؑ بتول ہیں۔ عالم کی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ وہ رسالت کا ٹکڑا ہیں۔ پیغمبرؐ کا جزو ہیں۔ نبوت کا حصہ ہیں۔

---

[1] شرح نہج البلاغہ ج ۹ ـــــ ۱۹۳

ان کے علاوہ بھی ان کی افضلیت اور شرف ہے اور متعدد حیثیتیں ہیں۔

بضعت الرسولؐ ہونے کا مطلب یہ ہے۔ وہ روح وجود کا ٹکڑا۔ اور جزو ہیں۔ اور سید ابوجود کا حصہ ہیں۔ موجودات میں کوئی مخلوق نہیں ہے۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ جس کا مقابلہ فاطمہؑ سے کیا جائے۔

حضرت پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا:

" انی تارکٌ فیکم الثقلین کتاب اللہ تعالیٰ وعترتی اہل بیتی لا لیفترقان حتی یردا علیّ الحوض"۔

میں تمہارے درمیان دوگراں قدر چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں۔ اللہ کی کتاب اور اپنی عزت واہل بیتؑ۔ ان میں جدائی نہیں ہوگی۔ اور یہ دونوں حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے۔

اور فاطمہ زہراءؑ عزت میں بھی سیدہ ہیں۔ ۱؎

علامہ سید شرف الدین (رہ) کہتے ہیں:

حضرت فاطمہ زہراءؑ مریم بنت عمران سے افضل ہیں آئمہ معصومین اور ان کے علماء کا اس بات پر اجماع ہے۔ علماء اہل سنت کی اکثریت بھی حضرت فاطمہ زہراءؑ کو مریم بنت عمران سے افضل اور اشرف مانا ہے۔ علماء اہل سنت میں تقی سبکی۔ جلال الدین سیوطی۔ البدر۔ والزرکشی۔ التقی المقریزی وابن ابی۔ داود۔ اور مناوی وغیرہ ہیں۔

۱؎ تفسیر روح المعانی ج ۳ ــــــ ص ۱۵۵

علامہ ابنھانی اپنی کتاب " فضائل الزہرائؑ " ۱؎ کے بارے میں اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں۔

اور سید احمد زینی وحلان مفتی شافعی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ وہ متعدد احادیث نقل کرتے ہیں۔ اور وہ اپنی سیرت رسولؐ اللہ کتاب میں حضرت فاطمہ زہراءؑ کی مولا علیؑ کے ساتھ شادی کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ۲؎

ترمذی کہتے ہیں کہ مریم اپنے زمانہ کی عورتوں سے افضل ہیں اور حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں۔

"یا بنیۃ الا ترضین انکِ سیدۃ نساء العالمین"۔ اے فاطمہ اے جان پدرؑ کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ دونوں جہان میں تم تمام عالم کی عورتوں کی سردار ہو۔

اب حضرت فاطمہ زہراءؑ کے سامنے مریمؑ کا کیا مرتبہ ہوگا۔

ابن عبدالبرؒ اور طبرانی صحیح مسلم اور بخاری کی صحت کی شرائط کے معیار پر بیان کرتے ہیں۔

عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت رسولؐ خدا کے سوائے فاطمہ زہراءؑ سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں دیکھا۔

علامہ مجلسی کہتے ہیں:

حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا:

۱؎ تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۱۵۵ (۱) شرف المؤبد ص ۵۹

۲؎ ہامش " النص والاجتہاد المورد ۸ ۔ ص ۱۱۴

"فاطمة سيدة نساء العالمين من الاولين والآخرين۔
وانها لتقوم في محرابها فيسلم عليها سبعون الف ملك
من المقربين" ۔ [1]

فاطمہ سیدہ نسار عالمین ہیں۔ اولین میں بھی اور آخرین میں بھی۔
جب وہ اپنی محراب عبادت میں کھڑی ہوتی ہیں تو ستر ہزار مقرب
فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور جن فرشتوں نے مریم بنت
عمران کو ندا دی تھی وہی فاطمہؑ کو پکارتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

"یا فاطمة ! إنّ الله اصطفاكِ وطهركِ واصطفاكِ
على نساء العالمين" [2]

اے فاطمہ ! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں منتخب فرمایا ہے اور
تمہاری طہارت کی ہے۔
اور تمام عالمین کی عورتوں میں سے تمہیں کو اس نے منتخب
کیا ہے۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا :

"حسبك من نساء العالمين مريم بنت عمران وخديجة بنت
خويلد وفاطمة بنت محمد وآسيه امرأة فرعون افضلهن
فاطمة" [3]

اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران و خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت

---

[1] اسیرۃ الحبیبہ ج ۲ ص ۶
[2] بحار ج ۴۳ ص ۴۹ سورہ آل عمران ۴۲
[3] العوالم ج ۱۱ ص ۴۶ و ص ۴۹

اور آسیہ زن فرعون کی کفایت کی ہے۔ اور فاطمہ سب سے
افضل ہیں۔

یہ روایت ضحاک و عکرمہ اور ابن عباسؓ سے مقاتل میں
بیان کی گئی ہے۔

محمد بن سنان، مفضل کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے
حضرت امام محمد باقرؑ سے عرض کیا۔ مجھ کو حضرت رسولؐ خدا کی اس حدیث
کے بارے میں بتائیں: حضرت نے فرمایا: "انها سيدة نساء العالمين"
کیا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار اور سیدہ ہیں ؟ حضرت امام محمد باقرؑ
نے فرمایا۔ وہ حضرت مریمؑ ہیں کہ جو اپنے زمانہ کی عورتوں سے افضل
ہیں اور حضرت فاطمہ زہراؑ اولین اور آخرین کی سیدہ ہیں۔ [1]

حسن بن زیاد العطار کہتے ہیں :
میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے عرض کیا۔ حضرت رسولؐ خدا کی
اس حدیث کے بارے میں فرمائیں۔

"فاطمة سيدة نساء اهل الجنة"

فاطمہ خاتون جنت ہیں

جنت میں جانے والی تمام عورتوں کی سردار ہیں" کیا وہ اپنے زمانہ
کی عورتوں کی سردار ہیں۔ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا :
"وہ مریمؑ ہیں کہ جو اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں اور فاطمہ زہراؑ
اولین اور آخرین کی سردار ہیں۔ جو بھی جنت میں جائے گا اولین اور

---

[1] العوالم ج ۱۱ ص ۴۶ ص ۴۹

آخرین میں سیدہ اس کی سردار ہوں گی [1]

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

"الحسن والحسین خیر اھل الارض بعدی وبعد ابیھما وامھما افضل نساء اھل الارض" [2]

حسن اور حسین میرے بعد اور اپنے والدینؑ کے بعد روئے زمین پر ہر بشر سے افضل ہیں۔ اور ان کی والدہ گرامی روئے زمین پر قدم رکھنے والی ہر خاتون سے افضل ہیں۔ [3]

ایک حدیث:

"ان آسیة بنت مزاحم ومریم بنت عمران وخدیجه یمشین امام فاطمة کالحجاب لھا الی الجنة" بیشک آسیہ بنت مزاحم و مریم بنت عمران اور خدیجہ حضرت فاطمہؑ کے سامنے پردہ کے عنوان سے جنت تک جلو میں چلتی ہیں۔

سید بشر (رہ) حضرت رسولؐ خدا کی حدیث بیان کرتے ہیں:

"فاطمة خیر نساء امتی الا ما ولدته مریمؑ" میری امت میں حضرت فاطمہ زہراؑ حضرت مریمؑ اور ان کے فرزندؑ سے افضل ہیں۔

یعنی حضرت مریمؑ اور ان کے بیٹے کی امت میں ہر عورت سے افضل ہیں۔" [4]

---

[1] العوالم ج ۱۱ ص۴۹-۵۱

[2] العوالم ج ۱۱ ص۴۹-۵۱

[3] العوالم ج ۱۱ ص۴۹-۵۱

[4] مصابیح الانوار ج ۲ ص۲۹۳-۲۹۴

فصل (۹)

اللہ کی بارگاہ میں

حضرت فاطمہ زہراؑ

کی

شان

اور

منزلت

اللہ کی بارگاہ میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی شان اور منزلت

ابو صالح موذن حضرت فاطمہ زہراؑ کے مناقب میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولِ خداؐ نے ایک روز ام المومنین میمونہؓ کو حضرت فاطمہ زہراؑ کے گھر کسی کام کے لیے بھیجا۔ ام المومنین نے دیکھا کہ فاطمہ زہراؑ کھڑی ہیں اور چکی چل رہی ہے۔ میمونہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ خداؐ سے یہ واقعہ بیان کیا تو حضرتؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ فاطمہؑ کمزور ہیں تو اس نے چکی کو حکم دیا کہ اپنا کام خود انجام دے۔ [۱]

حضرت فاطمہ زہراؑ اکثر عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتیں۔ اور کبھی گہوارہ میں کسی بچہ نے گریہ کیا تو ملک آگیا اور اس نے گہوارہ جنبانی شروع کردی۔ [۲]

---

۱ لسان المیزان ج ۵ ص ۶۵ طبع حیدر آباد

۲ البحار ج ۴۳ ص ۴۵

حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں :

کہ حضرت رسولِ خداؐ نے ارشاد فرمایا :

" اے نور نظر فاطمہ اٹھو اور یہ گوشت کی ران لے لو۔

حضرت فاطمہؑ نے وہ گوشت کی ران لی اور دسترخوان بچھایا اور پنجتن پاک نے وہ گوشت تیرہ روز تک تناول فرمایا۔ ایک روز ام یمن نے حضرت امام حسینؑ کے سامنے کوئی چیز دیکھی اور عرض کیا یہ آپ کے پاس کہاں سے آیا ہے۔ امام حسینؑ نے کہا کہ ہم تو کئی روز سے اس کو کھا رہے ہیں۔ اب ام یمنؓ حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں پہونچیں اور عرض کیا : اے بی بی فاطمہؑ جب ام یمن کے پاس کوئی چیز ہوتی ہے تو وہ پہلے بی بی فاطمہؑ اور ان کے فرزندوں کے لیے ہوتی تھی اور جب فاطمہ زہراؑ کے پاس کوئی چیز ہو تو اس میں کنیز فاطمہ ام یمن کا حصہ نہ ہو؟

حضرت فاطمہ زہراؑ نے وہ گوشت ام یمن کو دیا۔ ام یمن نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ گوشت ختم ہوگیا۔

حضرت رسولِ خدا نے فرمایا :

اگر یہ گوشت تم ام یمن کو نہ دیتیں تو قیامت تک تمہاری اولاد اس کو کھاتی رہتی اور وہ ختم نہ ہوتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ وہ ظرف کہ جس میں یہ گوشت تھا ہمارے پاس موجود ہے۔ اور اس ظرف کو اب ہمارے امام آل محمدؑ اپنے زمانہ میں استعمال کریں گے۔ [۱]

---

۱ البحار ج ۴۳ ص ۴۵

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں۔ ایک روز حضرت علیؑ نے مخدومہ کونین بی بی فاطمہ زہراؑ سے کہا:

اے بی بی فاطمہؑ کیا گھر میں کوئی چیز کھانے کے لیے ہے؟

فاطمہ زہراؑ نے کہا: نہیں کچھ بھی نہیں ہے۔ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے میرے باباجانؐ کو نبوت کے شرف سے نوازا ہے۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے کہ جو آپ کی خدمت میں پیش کر سکوں ہم نے جو کچھ کھایا ہے وہ سب نے ساتھ ہی کھا چھوڑا ہے۔ اس کے بعد سے ہم نے کچھ بھی نہیں نوش کیا۔ اور ہمارے گھر میں بھی دو روز سے کچھ نہیں پکا ہے۔ اگر کچھ ہوتا تو پھر فاطمہؑ اپنی ذات پر آپ کو ترجیح دیتی۔ اور وہ چیز آپ کے سامنے پیش کرتی۔ اور کیا کہوں حسینؑ کو دو روز سے بہلا بہلا کر سلاتی ہوں۔ امام علیؑ نے فرمایا اے بی بی آپ نے مجھ کو نہیں بتایا۔ ورنہ میں کچھ کرتا۔ حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا کہ مجھ کو اللہ سے شرم آئی کہ آپ سے ایسی چیز کا مطالبہ کروں کہ جو آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔

حضرت علی علیہ السلام باہر آئے۔ ذات الٰہی پر توکل کئے ہیں کہیں سے ایک دینار قرض لیا اور چاہتے ہیں گھر کے لیے آٹا دال خریدیں دیکھا سامنے مقداد کھڑے ہیں۔ شدت کی گرمی سے ان کا برا حال ہے۔ سورج کی دھوپ ہے اور ان کے پیروں میں بھی کچھ نہیں اور انھیں بے حد تکلیف ہو رہی ہے۔ حضرت علیؑ نے دریافت کیا اے مقداد اس وقت تیز دھوپ میں کیوں آئے ہو؟ مقداد نے عرض کیا: آقا مجھ کو جانے دیجئے اور مجھ سے اس بات کو دریافت نہ کریں

حضرت علیؓ نے فرمایا: اے بھائی آپ کے واسطہ یہ روا نہیں ہے کہ مجھ سے اپنی تکلیف کو پوشیدہ رکھو۔ مقداد نے عرض کیا: جب آپ یہی چاہتے ہیں تو پھر سن لیجئے۔ اس ذات اقدس کی قسم کہ جس نے حضرت محمدؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے مجھ سے اپنے اہل و عیال کو بھوک سے تڑپتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔ جب میں نے بی بی کو بھوک سے روتا ہوا دیکھا تو زمین پر قدم رکھنا میرے واسطہ دو بھر ہو گیا۔ اور میں گھر سے نکل پڑا۔ یہ میری داستان اور واقعہ ہے۔

حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبانے لگے۔ اور ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی: میں بھی اسی ذات کی قسم یاد کرتا ہوں کہ جو تمہارا دکھ ہے وہی میرا بھی ہے۔

میں نے ایک دینار قرض لیا تھا۔ بس یہ تمہارے لیے ہے اس کو لے لو اور میں اپنی ذات پر تمہیں ترجیح دیتا ہوں۔ حضرت علیؑ وہ دینار مقداد کو دے کر گھر خالی ہاتھ واپس آگئے۔

اور حضرت پیغمبرؐ کے پاس پہونچ گئے اور وہاں ظہر و عصر اور مغرب کی نماز حضور اکرمؐ کے ساتھ پڑھی۔ اور جب حضرت پیغمبرؐ نے مغرب کی نماز تمام کی۔ تو پہلی صف میں حضرت علیؑ کے پاس پہونچے اور پیر سے حضرت پیغمبرؐ نے علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور حضرت علی۔ حضرت پیغمبرؐ کے عقب میں چلنے لگے۔ اور مسجد کے دروازہ پر آنحضرتؐ سے انہوں نے ملاقات کی۔ اور حضرت رسولؐ خدا نے دریافت فرمایا: اے ابوالحسن کیا آپ کے گھر کچھ کھانے کے لیے ہے؟ حضرت علیؑ خاموش رہے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ علیؑ کو اپنے گھر کا حال معلوم تھا کہ کس طرح

بچوں کو بھوک سے نیم جان چھوڑ کر آئے ہیں۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: بتاؤ، ہم تمہارے ساتھ تمہارے گھر چلیں یا یہیں اسی جگہ تم سے رخصت ہو جائیں۔ حضرت رسول خداؐ کی محبت اور احترام میں حضرت علیؑ نے عرض کیا۔ آپؐ ہمارے گھر تشریف لے چلیں۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت پیغمبرؐ پر وحی نازل فرمائی کہ آج اہل بیتؑ کے ساتھ شام کا کھانا تناول کریں۔

حضرت پیغمبرؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور اہل بیتؑ کے گھر کی طرف چل دیئے۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ مصلے پر ہیں اور عبادت الٰہی میں مشغول ہیں اور آنحضرتؐ کے مصلّے کے قریب ایک ظرف ہے۔ اور اس سے بھاپ اٹھ رہی ہے۔ جب فاطمہ زہراؑ رسولؐ خدا کی آواز کو سنا تو نماز کو تمام کیا اور حضورؐ کی خدمت میں پہونچیں اور سلام کیا۔ حضرت رسولؐ خدا نے سلام کا جواب دیا اور دست مبارک سے اپنی نور نظرؑ کے سر اطہر پر نوازش فرمائی اور فرمایا: جان پدرؐ اب ہم کو کیا کھلاؤ گی؟ عرض کیا با باجان اللہ مغفرت فرمائے۔ جو کچھ بھی حاضر ہے آپؐ جس کے مہمان ہیں اس نے سب انتظام کر دیا ہے۔ وہ کھانے سے بھرا ظرف خدمت میں پیش کیا حضرت علیؑ نے ظرف کو دیکھا اور اس کی پھیلتی ہوئی خوشبو کو سونگھا اور فاطمہ زہراؑ کے چہرۂ انور کو ایک نظر دیکھا۔

علیؑ کے کاندھے پر دست مبارک رکھ کر حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: علیؑ یہ اللہ کی بارگاہ میں اس دینار کا ثواب ہے اور یہ اس

دینار کی جزا ہے" اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے"۔

اس کے بعد حضرت رسولؐ خدا رونے لگے۔ اور کہا: اللہ کا شکر اور حمد۔ وہ دنیا سے تمہیں اس وقت تک خارج نہیں کرے گا کہ جب تک تمہارے حق میں وہی سب کچھ نہ کر دے کہ جو حضرت زکریاؑ کے حق میں اس نے کیا ہے۔ اور اے فاطمہ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں بھی اپنی وہی سنت جاری فرمائے گا کہ جو حضرت مریمؑ کے حق میں اس نے جاری فرمائی تھی۔

"کُلَّما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقاً قال یامریم اَنّیٰ لکِ ھذا" [1]

جب حضرت زکریا حضرت مریمؑ کے پاس محراب عبادت میں جاتے تو دیکھتے کہ ان کے پاس اچھے کھانے موجود ہیں۔ دریافت کرتے اے مریم یہ تمہارے پاس کھانے کہاں سے آتے ہیں؟ تو حضرت مریمؑ جواب دیتیں یہ کھانے میرے پروردگار کی طرف سے ہیں۔

حافظ الدمشقی نے "اربعین طوال" میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے"۔ [2]

---

[1] آل عمران ص ۳۷

[2] ذخائر العقبیٰ" طبع القدسی ص ۴۵ - ۴۷

انس بن مالک کہتے ہیں کہ مجھ سے حجاج بن یوسف نے عایشہ کے بغض اور دشمنی کے بارے میں جانتے ہوئے بھی اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔ کہ وہ کہتی ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا ؑ اپنے ہاتھوں سے "ہانڈی چلا رہی ہیں اور اس میں ابال اور ابھان آرہا ہے۔

میں نے کہا: ہاں وہ حدیث یہ ہے، کہ عائشہ حضرت اہل بیت ؑ کے گھر گیئں اور انہوں نے دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا ؑ حضرت حسنین ؑ کے لیے "حریرہ" بنا رہی ہیں اور ہانڈی میں ابال اور ابھان آرہا ہے۔ چولہا میں آگ روشن ہے اور فاطمہ زہرا ؑ اپنے ہاتھوں سے اس کو چلا رہی ہیں۔ عائشہ رض نے کہا کہ وہ گھبرائی ہوئی اپنے والد صاحب کے گھر پہونچیں اور کہا: اے ابا میاں میں نے فاطمہ ؑ کو ایک عجیب کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور وہ یہ کہ چولہا پر ہانڈی ہے آگ جل رہی ہے اور ہانڈی اُبل رہی ہے اور فاطمہ ؑ اپنے ہاتھوں سے ہانڈی کو چلا رہی ہیں اور ان کے ہاتھ ذرا بھی نہیں جلے۔ یہ سُن کر ابا میاں نے مجھ سے کہا: پیاری بیٹی اس بات کو کبھی کسی سے بیان مت کرنا۔ اس بات میں عظمت اور بزرگی کی بڑی شان ہے ۱؎

اب حضرت رسول خدا اپنی مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر گئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا: کہ لوگ اس بات کو عظیم سمجھتے ہیں اور پھر اس کے سامنے تکبر بھی کرتے ہیں کہ جو کچھ انہوں

ملاحظہ فرمایا: ابو بکر نے کس طرح اہل بیت ؑ کی خلافت اپنی چہیتی بیٹی کو بھرا ہے۔؟

نے "ہانڈی" اور "آگ" کی بات کو دیکھا اور سنا۔

اس ذات اقدس کی قسم جس نے مجھ کو نبوت پر مبعوث کیا اور رسالت اور پیغمبری کے لیے مجھ کو منتخب فرمایا ہے۔ آپ سب لوگ سن لیں اور یاد رکھیں۔

"لقد حرّم اللہ عزو جلّ النّار علی لحم فاطمه ودمها وعصبها وشعرها وفطم من النار ذُرّیتها وَ شیعتها"

بیشک اللہ تعالیٰ نے فاطمہ کے گوشت و پوست خون اور جسم اور بالوں پر آگ کو حرام کر دیا ہے اور ان کی ذریت اور شیعوں کو آگ سے محفوظ کیا ہے۔

"اِنّ من نسل فاطمة من تطیعه النار والشمس والقمر وتضرب بین یدیه الجن بالسیف وتوفی الیه الانبیاء بعهودها وتسلم الیه الارض کنوزها وتنزل علیه السماء برکات ما فیها: الویل ثم الویل لمن شك فی فضل فاطمة ولعنة ثم لعنة اللہ علی من یبغض بعلها علی بن ابی طالب ولم یرض بامامة ولدیها۔ اِنّ لفاطمة موقفًا ولشیعتها احسن موقف واَنّ فاطمة تدعو فتشفع و تُشفّعُ علی رغم کل راغم۔"

بیشک وہ وارث انبیاء ؑ بھی فاطمہ ؑ ہی کی نسل سے ہے کہ جس کی آگ و سورج اور چاند اطاعت کا دم بھریں گے اور اس کی سپاہ جنات اپنی تلواریں چلائیں گے اور انبیاء الٰہی کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کیا جائے گا۔ زمین اپنے خزانے انھیں سپرد کرے گی اور اس پر آسمانی برکتوں کا نزول ہوگا۔ وائے ہو۔ پھر وائے ہو اور وائے اس پر کہ جو فاطمہ ؑ کے فضل و شرف میں شک کرے۔

اور اللہ کی لعنت اور پھر بار بار خدائی لعنتوں کی پھٹکار ہو ان لوگوں پر
کہ جو ان کے شوہر علی بن ابی طالبؑ سے دشمنی رکھتے ہیں۔ اور ان کے
بیٹوں کی امامت سے خوشنود اور راضی نہ ہوں بیشک فاطمہ کے لیے
ایک مقام ہے اور ایک موقف ہے اور ان کے شیعوں کے لیے ایک
بہترین جگہ اور مقام ہے۔ فاطمہؑ کو بیشک مجھ سے بھی پہلے دعوت
دی جائے گی اور وہ شفاعت کریں گی۔ ان کی شفاعت قبول کی جائے
گی۔ وہ جس سے خوشنود ہوں گی۔ اس کی شفاعت کریں گی۔"

شیخ حسن الدمستانی نے اس واقعہ کو ان اشعار میں بیان کیا ہے:

" أيكبر عن قدر البتولة أنها
تلامس ما في القدر وهي تفود
أما هي بنت المصطفى طابع الحصى
بخاتمه والمسلمون حضور
ومظهر اسرار الاله التي لها
على باطن السر الخفي ظهور
ومن كان الحور الحسان تزورها
لهن لديها غبطة و سرور [1]

کعب الاحبار کہتے ہیں: ایک روز فاطمہ زہراؑ بیمار ہو گئیں
حضرت علیؑ ان کے سرہانے پہونچے اور کہا بی بیؑ اگر کسی چیز کو دل چاہتا
ہو تو بیان کرو۔

---

[1] وفات فاطمۃ الزہراؑ بلادی البحرانی ـــــ ص ۱۲

حضرت فاطمہ زہراؑ نے انار کے لیے خواہش کا اظہار کیا۔
تھوڑی دیر علیؑ نے سوچا۔ کیوں کہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں تھی۔
بالکل ہاتھ خالی تھے۔ پھر کھڑے ہوئے اور بازار کی طرف روانہ
ہو گئے۔ اپنے کسی خاص دوست سے ایک درہم قرض لیا اور اس
سے انار خریدا۔ اور گھر واپس آنے لگے۔ حضرت علیؑ کو راستہ میں
ایک بیمار آدمی مل گیا کہ جو ایک ویرانہ میں پڑا کروٹیں لے رہا تھا۔
یہ دیکھ کر حضرت علیؑ وہاں ٹھہر گئے۔ اور فرمایا: اے شیخ کیا تمہارا کسی
چیز کا دل کرتا ہے؟ اس بوڑھے نے کہا: اے علیؑ میں پانچ روز
سے یہاں پڑا ہوں اور میری خبر گیری کرنے والا اور احوال پرسی
کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ لوگ مجھ کو دیکھتے ہیں اور گزر جاتے ہیں
کسی نے بھی میرا خیال نہیں کیا میرا دل انار کے لیے کرتا ہے۔ کیا
ملے گا؟

حضرت علیؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ قرض کر کے فاطمہ زہراؑ
کے لیے ایک انار خریدا ہے۔ اگر اس انار کو اس سائل کو دیدوں تو
فاطمہؑ کو کیا دوں گا؟ اگر اس سائل کو محروم کروں تو پھر اللہ تعالیٰ
کے اس حکم کی۔

" واما السائل فلا تنهر" [1]

سوال کرنے والے کو محروم نہیں کرنا چاہیئے۔

مخالفت ہو گی۔

---

[1] الضحیٰ ص ۱۰

"لا تردوا السائل ولو کان علی فرس"
سائل کو محروم مت کرو گرچہ وہ اپنے گھوڑے ہی پر سوار کیوں
نہ ہو"۔
حضرت علیؑ نے انار کو توڑا اور اپنے ہاتھوں سے اس بوڑھے
کو کھلا دیا۔
حضرت علیؑ نے وہ انار اس بوڑھے کو کھلایا اور وہ بوڑھا ٹھیک
ہو گیا اور اللہ تعالےٰ نے حضرت فاطمہ زہراؑ کو شفا عنایت فرمادی۔
اور علیؑ شرمائے ہوئے گھر آئے۔ اور جب دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ
شفایاب ہو گئیں اور چل پھر رہی ہیں تو خدا کا شکر ادا کیا۔ اور فرمایا اے
ابوالحسنؑ تم رنجیدہ نظر آتے ہو۔ عزت خدا کی قسم۔ جب آپ نے وہ
انار اس بوڑھے شخص کو کھلایا۔ اسی وقت میری انار کی خواہش مٹ گئی۔
اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو شفا عنایت فرمادی۔
حضرت علیؑ فاطمہ زہراؑ کی شفایابی کی بات سن کر بے حد خوش
ہوئے۔ اسی اثنار میں کسی نے آکر دروازہ کی زنجیر بجائی۔ حضرت علیؑ
نے کہا: کون ہے؟ آنے والے کہا کہ میں ہوں سلمان فارسیؓ۔ دروازہ
کھولیں۔ حضرت علیؑ نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سلمان فارسیؓ کے ہاتھ
میں ایک طبق ہے اور اس پر سرپوش ڈھکا ہے۔ سلمان فارسیؓ نے
وہ طبق حضرت علیؑ کے سامنے رکھ دیا۔ دریافت فرمایا: اے سلمانؓ
یہ کہاں سے آیا ہے۔ سلمان فارسیؓ نے کہا: آقاؑ اللہ کی جانب
سے رسولؐ اللہ کے لیے آیا ہے اور رسول خداؐ کی طرف سے وصی
رسولؐ کے لیے بھیجا گیا ہے۔ حضرت علیؑ نے طبق سے سرپوش ہٹایا

تو دیکھا کہ اس میں نو عدد انار ہیں۔ حضرت علیؑ نے کہا اے
سلمان اگر یہ ہمارے لیے نہیں تو پھر ان کی تعداد دس ہونا چاہیئے۔
اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:
"من جاء بالحسنة فله عشر امثالها"
اگر ایک نیکی کوئی انجام دے تو اس کے واسطہ اسی طرح دس
نیکیاں ہوں گی"۔ [1]
حضرت سلمان فارسیؓ ہنس پڑے اور اپنی جیب سے ایک
انار نکال کر طبق میں رکھ دیا۔ اور کہا۔ اے علیؑ انار تو دس ہی تھے۔
مگر خدا کی قسم میں آپ کی آزمائش کر رہا تھا۔ اور اپنا تجربہ کر رہا تھا[2]
حضرت رسولؐ خدا کی رحلت کے بعد حکومتی دستہ نے حضرت
فاطمہ زہراؑ کے گھر پر یورش کی اور حضرت علیؑ کو گرفتار کر کے دربار خلافت
میں لے گئے۔ تو حضرت فاطمہ زہراؑ نے اپنے دشمنوں کے بارے میں
بددعا کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا۔ اور امام حسن اور حسین
کو ساتھ لے کر روضہ رسولؐ کی طرف چلیں۔
حضرت علیؑ نے سلمان فارسی سے فرمایا:
سلمان! خدا کے واسطہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کی صاحبزادی کو روکو۔
میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ لرز رہا ہے۔ اگر ان کے ہاتھ بددعا کے
لیے بارگاہ الٰہی میں اٹھ گئے تو پھر شہر مدینہ زمین میں دھنس جائے گا۔

---

[1] سورۂ انعام ص ۱۶۰
[2] دُرّۃ الناصحین خوبوی ص ۶۶ ۔ طبع بمبئی۔ احقاق الحق ج ۱۹ ص ۱۵۰ - ۱۵۱

سلمان فارسیؓ کہتے ہیں۔ میں فاطمہ زہراؑ کے قریب پہونچا تو
میں نے دیکھا کہ مسجد رسول خداؐ کی دیواریں اوپر اٹھ چکی ہیں دیواریں
اس قدر بلند ہو چکی تھیں کہ اگر کوئی آدمی نیچے سے گزرنا چاہتا تو
آسانی سے گزر سکتا تھا۔

میں مخدومہ کی خدمت میں پہونچا جھک کر سلام کیا اور عرض کیا
اے بی بی مولاتی اور سیدہ۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے بابا جانؐ
کو نبی الرحمۃ بنا کر تمام عالمین کے لیے بھیجا ہے۔ بی بی اگر آپ کے
دست حق پرست بارگاہ الٰہی میں اٹھ گئے تو قیامت سے پہلے
قیامت آجائے گی۔ اور مدینہ زمین میں دھنس جائے گا سلمان فارسیؓ
کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہراؑ بیت الشرف میں واپس آئیں اور مسجد
کی دیواریں زمین پر بیٹھیں۔ [1]

---

[1] (۱) بیت الاحزان ص ۸۷

فصل ۱۰

حضرت پیغمبر اسلامؐ

کے نزدیک

فاطمہ زہراؑ

کی

کیا

شان

اور

عظمت

ہے